جاوید احمد غامدی/منظور الحسن

[مدیرِ ''اشراق'' کے افادات سے مرتب کیا گیا]

عالمِ برزخ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دنیا کی ہر زبان کا یہ مسلمہ اسلوب ہے کہ جن امور سے ہم براہِ راست واقف نہ ہوں، ان کے بارے میں بیان کرنے کے لیے کوئی علامت یا تعبیر اختیار کر لی جاتی ہے۔ عالمِ برزخ بھی اسی طرح کی تعبیر ہے۔ اس سے مراد انسانوں کے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت سے لے کر قیامت تک کا زمانہ ہے۔ انسان جب اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو کر قیامت تک کے لیے ایک اوٹ میں چلا جاتا ہے۔ عربی زبان میں اوٹ کے لیے ''برزخ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے ہمارے ہاں موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کے احوال کے لیے برزخ کی اصطلاح رائج ہوئی ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ سورۂ مومنون میں آیا ہے۔ ارشاد ہے:

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ. لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ؕ اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. (۲۳: ۹۹-۱۰۰)

''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت سر پر آن کھڑی ہو گی تو وہ کہے گا کہ اے رب، مجھے پھر واپس بھیج کہ جو کچھ چھوڑ آیا ہوں اس میں کچھ نیکی کماؤں! ہر گز نہیں، یہ محض ایک بات ہے جو وہ کہنے والا بنے گا اور آگے ان کے ایک پردہ ہو گا اس دن تک کے لیے جس دن وہ اٹھائے جائیں گے۔''

برزخ، کیفیتِ زندگی ہے یا حالتِ موت؟ یہ اسی دنیا کا کوئی حصہ ہے یا اس سے ماورا کوئی عالم؟ اس عالم میں انسان کسی احساس کے بغیر ہو گا یا رنج و راحت کو محسوس کرے گا؟ اس اوٹ میں انسان بے خبر ہو گا یا اسے کچھ احوال پیش آئیں گے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو اس معاملے میں ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان پر غور کرنے کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم پہلے موت و حیات، حساب کتاب اور جزا و سزا کے حوالے سے قرآنِ مجید کے نصوص کا مطالعہ کریں:

۱۔ موت دنیوی زندگی سے پہلے

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ. (البقرۃ ۲: ۲۸)

''تم اللہ کا کس طرح انکار کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تم مردہ تھے تو اس نے تم کو زندہ کیا۔''

۲۔ دنیوی زندگی

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ. (الحج ۲۲: ۵)

''ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک قطرۂ آب سے، پھر ایک جنین سے، پھر ایک لوتھڑے سے، کوئی کامل ہوتا ہے اور کوئی ناقص۔ ایسا ہم نے اس لیے کیا تا کہ تم پر اپنی قدرت و حکمت اچھی طرح واضح کر دیں اور ہم رحموں میں ٹھہرا دیتے ہیں جو چاہتے ہیں ایک مدتِ معین کے لیے۔ پھر ہم تم کو ایک بچے کی شکل میں برآمد کرتے ہیں، پھر ایک وقت دیتے ہیں کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔''

۳۔ موت دنیوی زندگی کے بعد

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ. (العنکبوت ۲۹: ۵۷)

''ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ. (السجدہ ۳۲: ۱۱)

''کہہ دو تمھاری جان وہ فرشتہ ہی قبض کرتا ہے جو تم پر مامور ہے پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۴۔ شہادت کے بعد کی زندگی

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.(البقرہ۲:۱۵۴)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔''

۵۔ قیامت اور دوسری زندگی کا آغاز

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ. عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

(الواقعہ ۵۶: ۶۰-۶۱)

''ہم نے تمھارے درمیان موت مقدر کی ہے اور ہم عاجز رہنے والے نہیں ہیں، بلکہ قادر ہیں اس بات پر کہ ہم تمھاری جگہ تمھارے مانند بنا دیں اور تم کو اٹھائیں اس عالم میں جس کو تم نہیں جانتے۔''

وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ. وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ. حِكْمَةٌ م بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ. فَتَوَلَّ عَنْهُمْ م يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ. خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ. مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ط يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ.(القمر ۵۴:۳-۸)

''اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور ان کو ماضی کی سرگزشتیں پہنچ چکی ہیں جن میں کافی سامانِ عبرت موجود ہے، نہایت دل نشیں حکمت۔ لیکن تنبیہات کیا کام دے رہی ہیں! تو ان سے اعراض کرو اور اس دن کا انتظار کرو جس دن پکارنے والا ان کو ایک نہایت ہی نامطلوب چیز کی طرف پکارے گا۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور یہ نکلیں گے قبروں سے جس طرح منتشر ٹڈیاں نکلتی ہیں، بھاگتے ہوئے پکارنے والے کی طرف۔ اس وقت کافر کہیں گے، یہ تو بڑا کٹھن دن آگیا۔''

۶۔ دو زندگیاں اور دو موتیں

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى

''وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! تو نے ہم کو دو بار موت دی اور دو بار زندگی دی تو ہم نے اپنے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ.(المومن ۴۰:۱۱)

گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا یہاں (دوزخ) سے نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے!''

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ.(البقرة ۲:۲۸)

''تم اللہ کا کس طرح انکار کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تم مردہ تھے تو اس نے تم کو زندہ کیا، پھر وہ تم کو موت دیتا ہے پھر زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

۷۔ دنیا میں عذاب

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ.(العنكبوت ۲۹:۴۰)

''پس ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے گرد باد کا طوفان بھیجا۔ اور ان میں سے بعض کو کڑک نے آ پکڑا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والے بنے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۸۔ بعد از موت اور قبل از قیامت انعام اور عذاب

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ.(الانفال ۸:۵۰)

''اور اگر تم دیکھ پاتے جب فرشتے ان کفر کرنے والوں کی روحیں قبض کرتے ہیں مارتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر، اور یہ کہتے ہوئے کہ اب چکھو مزا جلنے کے عذاب کا۔''

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ. اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ.(المومن ۴۰:۴۵-۴۶)

''اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ آگ ہے جس پر صبح و شام وہ پیش کیے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت ہو گی حکم ہو گا کہ فرعون والوں کو بدترین عذاب میں داخل کرو۔''

قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ. بِمَا غَفَرَ لِىۡ رَبِّىۡ وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ.(یٰسین ۳۶: ۲۶-۲۷)

''(آلِ فرعون کا مردِ مومن اپنی قوم کو پیغمبر پر ایمان لانے کی نصیحت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوا تو ارشاد ہوا کہ) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے کہا: کاش! میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت پانے والوں میں سے بنایا۔''

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ.(آلِ عمران ۳: ۱۶۹)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں ان کو مردہ نہ خیال کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں روزی مل رہی ہے۔''

۹۔ آخرت کے عذاب سے پہلے دو مرتبہ عذاب

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ قف لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ.(التوبہ ۹: ۱۰۱)

''اور تمھارے ارد گرد جو دیہاتی ہیں ان میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں۔ یہ اپنے نفاق میں منجھ گئے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم انھیں دو بار عذاب دیں گے۔ پھر وہ ایک عذابِ عظیم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔''

۱۰۔ آخرت میں دوزخ کا عذاب

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لِيَفۡتَدُوۡا بِهٖ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡهُمۡ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ. يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمۡ بِخٰرِجِيۡنَ مِنۡهَا ۫ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ.

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اگر انھیں وہ سب کچھ حاصل ہو جائے جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی تاکہ وہ اس کو فدیہ میں دے کر روزِ قیامت کے عذاب سے چھوٹ سکیں تو بھی ان کا فدیہ قبول نہ ہوگا، ان کے لیے بس ایک دردناک عذاب

(المائدہ ۵: ۳۶-۳۷)

ہی ہے ۔ وہ زور لگائیں گے کہ آگ سے نکل بھاگیں لیکن اس سے کبھی نکل نہ پائیں گے، ان کے لیے ایک دائمی عذاب ہو گا۔‘‘

۱۱۔ دنیوی زندگی ہی میں بغیرِ حساب اخروی انجام کا فیصلہ

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

(التوبہ ۹: ۱۰۰)

’’اور مہاجرین وانصار میں سے جو سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہیں، اور پھر جن لوگوں نے خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ ان سے راضی ہوئے۔ اور اس نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور بڑی کامیابی یہی ہے۔‘‘

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ. مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ. (آلِ عمران ۳: ۱۹۶-۱۹۷)

’’اور ملک کے اندر اِن کافروں کی یہ سرگرمیاں تمھیں کسی مغالطہ میں نہ ڈالیں یہ چند دن کی چاندنی ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔‘‘

۱۲۔ بعد از قیامت حساب کے بعد اخروی انجام کا فیصلہ

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ. وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ. فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ. فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ. وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ. فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ.

(القارعہ ۱۰۱: ۴-۹)

’’اس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوئے، وہ دل پسند عیش میں ہو گا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے اس کا ٹھکانا گہری کھائی ہے۔‘‘

مندرجہ بالا آیات کا خلاصہ ہم ان نکات کی صورت میں کر سکتے ہیں:

۱۔ اس دنیا میں آنے سے پہلے انسان مردہ تھا۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہلی موت کے بعد پہلی زندگی عطا فرمائی اور بچے کی صورت میں اسے دنیا میں بھیجا۔

۳۔ پہلی زندگی کے بعد اللہ تعالیٰ کے اذن سے فرشتہ انسان کی جان قبض کر لیتا ہے۔ انسان پر دوسری مرتبہ موت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور انسان دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

۴۔ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد قیامت سے پہلے ہی بعض لوگوں کو دوسری زندگی میسر ہو جاتی ہے۔

۵۔ ایک وقتِ مقررہ پر قیامت واقع ہو گی اور تمام انسان بیک وقت دوسری زندگی حاصل کر لیں گے۔

۶۔ دوسری زندگی اپنی حقیقت کے اعتبار سے بالکل پہلی زندگی جیسی ہی ہو گی۔

۷۔ ہر انسان کو اپنی پوری تاریخ میں دو زندگیاں اور دو موتیں حاصل ہوں گی۔

۸۔ بعض انسانوں کو دنیوی زندگی ہی میں عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

۹۔ بعض انسانوں کو موت کے بعد اور قیامت سے پہلے انعام اور عذاب ملے گا۔

۱۰۔ بعض لوگوں کو آخرت کے عذابِ عظیم سے پہلے دو مرتبہ عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

۱۱۔ بعض انسانوں کے لیے قیامت کے بعد دوزخ کا اخروی عذاب شروع ہو گا۔

۱۲۔ بعض لوگوں کے اخروی انجام کا فیصلہ ان کی دنیوی زندگی ہی میں سنا دیا گیا ہے۔

۱۳۔ قیامت کے بعد دوسری زندگی ملتے ہی اعمال کا باقاعدہ حساب شروع ہو جائے گا۔

۱۴۔ باقاعدہ حساب کتاب کے بعد انسانوں کی جزا و سزا طے ہو گی اور انھیں جنت و دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

قرآنِ مجید کے درج بالا مقامات کا اگر ہم بادی النظر میں مطالعہ کریں تو بظاہر چند تضادات محسوس ہوتے ہیں:

پہلا تضاد یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک طرف قرآنِ مجید یہ واضح کرتا ہے کہ ہر انسان کو دو زندگیاں میسر آئیں گی، ایک دنیوی زندگی اور ایک اخروی زندگی (۴۰: ۱۱) اور دوسری طرف بعض انسانوں کے حوالے سے موت اور قیامت کے درمیان میں ایک تیسری زندگی کا تصور بھی پیش کرتا ہے (۲: ۱۵۴)۔

دوسرا تضاد یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک طرف قرآنِ مجید یہ بیان کرتا ہے کہ ایک مقرر وقت پر قیامت برپا ہونے کے بعد جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو گا (۱۰۱: ۴-۹) اور دوسری طرف اس کی آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کے فوراً بعد اور قیامت سے پہلے ہی جزا و سزا کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ (۸: ۵۰، ۴۰: ۴۵-۴۶، ۳:

۱۶۹)۔ پھر جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید نے آخرت کے عذاب سے پہلے دو مرتبہ عذاب دینے کا حکم سنایا ہے (۹:۱۰۱) تو یہ تضاد اور زیادہ نمایاں محسوس ہونے لگتا ہے۔

تیسرا تضاد یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک طرف قرآنِ مجید کا مقدمہ یہ ہے کہ قیامت کے موقع پر باقاعدہ حساب کتاب کے بعد جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہو گا (۱۰۱: ۴-۹) اور دوسری طرف اسی کی آیات سے یہ تاثر ملتا ہے کہ موت کے ساتھ ہی جنت اور دوزخ میں داخلہ شروع ہو جائے گا (۱۶: ۲۸-۲۹، ۳۶: ۲۶-۲۷)۔ اس کے علاوہ اس بارے میں بھی واضح اشارات ملتے ہیں کہ انسانوں کی زندگی ہی میں جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔(۹:۱۰۰، ۳:۱۹۶-۱۹۷)

ان تضادات کو محسوس کرنے کے بعد تین رویے اختیار کیے جا سکتے ہیں:

ایک یہ کہ قرآنِ مجید کو ایک ایسی کتاب قرار دے دیا جائے جس کی آیات (نعوذ باللہ) باہم متضاد اور متناقض ہیں۔

دوسرے یہ کہ آدمی اپنی کوتاہیِ فہم کا اعتراف کر کے خاموش ہو جائے۔

تیسرے یہ کہ غور و فکر کر کے قرآنِ مجید کے ان مقامات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

بالبداہت واضح ہے کہ اس معاملے میں تیسرا رویہ ہی صحیح رویہ ہے۔ قرآنِ مجید پروردگارِ عالم کا کلام ہے، اس میں تناقض کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ان آیات کی روشنی میں ہم اپنا نقطۂ نظر ان عنوانات کے تحت بیان کریں گے:

۱۔ موت اور قیامت میں حائل پردہ

۲۔ جسمانی وجود کے ساتھ دو زندگیاں

۳۔ وفات و حیات کا مختلف مفہوم اور برزخ کی کیفیت

۴۔ عالمِ برزخ میں مختلف انسانوں سے مختلف معاملہ

۵۔ عذابِ آخرت سے پہلے دنیوی اور برزخی عذاب

۶۔ حساب کتاب کے حوالے سے انسانوں کے تین گروہ

۱۔ موت اور قیامت میں حائل پردہ

قرآنِ مجید نے موت اور قیامت کے درمیان کی کیفیت کو 'برزخ' سے تعبیر کیا ہے۔ جس کا معنی پردہ یا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اوٹ ہے۔ ارشاد ہے:

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ. لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. (۲۳:۹۹-۱۰۰)

''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت سر پر آن کھڑی ہو گی تو وہ کہے گا کہ اے رب، مجھے پھر واپس بھیج کہ جو کچھ چھوڑ آیا ہوں اس میں کچھ نیکی کماؤں! ہر گز نہیں، یہ محض ایک بات ہے جو وہ کہنے والا بنے گا اور آگے ان کے ایک پردہ ہو گا اس دن تک کے لیے جس دن وہ اٹھائے جائیں گے۔''

۲۔ جسمانی وجود کے ساتھ دو زندگیاں

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

قرآنِ مجید نے اس بات کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انسان کو دو زندگیاں ودیعت ہوں گی۔ ایک زندگی اس دنیا میں موت سے پہلے اور دوسری زندگی قیامت کے بعد۔ یعنی ایک دنیوی زندگی اور ایک اخروی زندگی۔ یہ دونوں زندگیاں اپنی حقیقت کے اعتبار سے ایک جیسی ہوں گی۔ قیامت کی زندگی ہو بہو ویسی ہی ہو گی جیسی انسان نے دنیا میں گزاری۔ وہ اسی طرح جسمانی اعضا کا حامل ہو گا، اسی طرح اس کی رگوں میں خون گردش کرے گا۔ اسی طرح اس کا سلسلۂ تنفس جاری ہو گا، اسی طرح وہ سماعت، بصارت اور نطق کی صلاحیتوں کا حامل ہو گا۔ گویا ایسی ہی زندگی اپنی کامل شکل میں وہاں ظہور پزیر ہو گی۔ قرآنِ مجید نے اپنے لافانی اسلوب میں ''دو بار زندگی'' کے الفاظ استعمال کر کے اس حقیقت کو پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ سورۂ مومن میں ارشاد ہے:

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ. (۴۰:۱۱)

''وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! تو نے ہم کو دو بار موت دی اور دو بار زندگی دی تو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا یہاں (دوزخ) سے نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے!''

مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

''اس وقت یہ لوگ بڑی سعادت مندی اور بڑی صفائی کے ساتھ کہیں گے کہ اے رب اب ہم اپنے تمام

جرائم کا اقرار کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا ناممکن تھا اس وجہ سے ہم تیرے مواخذہ و محاسبہ سے بے خوف ہو کر تیرے رسول اور اس کی دعوت کا مذاق اڑاتے رہے لیکن اب تو نے ہمیں دو بار موت اور دو بار زندگی دے کر موت کے بعد کی زندگی کا اچھی طرح مشاہدہ کرا دیا، تو کیا اب اس کی بھی کوئی سبیل ہے کہ اس دوزخ سے ہمیں نکلنا نصیب ہو کہ ہم از سرِ نو دنیا میں جا کر ایمان اور عملِ صالح کی زندگی بسر کریں۔

دو بار موت سے ایک تو وہ حالتِ موت مراد ہے جو اس دنیا میں وجود پزیر ہونے سے پہلے انسان پر طاری ہوتی ہے اور دوسری وہ موت ہے جس سے ہر زندہ کو لازماً دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح زندگی ایک تو وہ ہے جو اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے اور دوسری وہ جو قیامت کو حاصل ہو گی۔" (تدبرِ قرآن ج ۷، ص ۲۳)

اس سے واضح ہوا کہ انسان کو اپنی پوری تاریخ میں دو زندگیاں ہی حاصل ہوں گی۔ اس کے علاوہ اس نوعیت کی کوئی تیسری زندگی اسے حاصل نہیں ہو گی۔ چنانچہ عالمِ برزخ میں انسانی زندگی کی کیفیت دنیوی اور اخروی زندگی سے مختلف ہو گی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳۔ وفات و حیات کا مختلف مفہوم اور برزخ کی کیفیت

قرآنِ مجید نے وفات اور حیات کے الفاظ کو ان کے عام مفہوم سے کچھ مختلف معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔

'وفات' کا عام مفہوم انسان کا دنیا سے رخصت ہو جانا ہے، لیکن قرآنِ مجید نے نیند کے لیے بھی 'وفات' کی تعبیر اختیار کی ہے: ارشاد فرمایا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ. (الانعام ۶: ۶۰)	"اور وہی ہے جو تمھیں رات میں وفات دیتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم نے دن میں کیا ہے، پھر تمھیں اس میں اٹھاتا ہے تاکہ مدتِ معین پوری کی جائے، پھر اسی طرف تمھارا لوٹنا ہے"

'حیات' کا عام مفہوم دنیا میں زندگی بسر کرنا ہے، لیکن قرآنِ مجید نے یہی لفظ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر دنیا سے رخصت ہو جانے والوں کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا	"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں تم اس کا شعور نہیں

تَشْعُرُوْنَ. (البقرہ ۲: ۱۵۴)   رکھتے۔''

گویا انسان زندگی رکھتے ہوئے بھی نیند کی حالت میں موت کی آغوش میں ہوتا ہے اور موت کی آغوش میں جا کر بھی زندگی سے بہرہ مند رہ سکتا ہے، لیکن نہ نیند عام معنوں میں موت ہے اور نہ شہدا کی زندگی عام معنوں میں زندگی ہے۔ نیند کی موت چونکہ ہمارے روزمرہ معمول کا حصہ ہے اس لیے اس کا ہم کافی حد تک شعور رکھتے ہیں۔ شہادت کے بعد کی زندگی کا ہم کوئی تجربہ نہیں رکھتے، اس لیے ہمیں اس کا کچھ شعور بھی نہیں ہے۔

شہدا کی یہ زندگی ظاہر ہے کہ وہ زندگی نہیں ہے جو قیامت کے بعد انسانوں کو حاصل ہو گی۔ اگر اس سے مراد وہی زندگی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ یہ ارشاد نہ فرماتے کہ تم اس کا شعور نہیں کر سکتے۔ قیامت کی زندگی چونکہ دنیوی زندگی جیسی ہے اس لیے اس کا شعور ہمارے لیے نہایت آسان ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ قیامت سب انسانوں کے لیے ایک ہی وقت پر آئے گی، اس بنا پر شہدا کی موت کو قیامت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ واضح ہے کہ شہدا کو موت کے بعد حاصل ہونے والی زندگی درحقیقت موت اور قیامت کے مابین کی زندگی ہے جسے برزخ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ان اشارات کی بنا پر ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ عالمِ برزخ حالتِ نوم سے مماثل ایک کیفیت ہے، جس میں ہم پر ایک نوعیت کی موت طاری ہوتی ہے اور ایک نوعیت کی زندگی ہم بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ موت ایسی ہوتی ہے کہ ہم اپنے جسمانی وجود اور اس کے بعض لوازم سے محروم ہوتے ہیں اور زندگی اس زندگی کے مماثل ہوتی ہے جیسی ہم کیفیتِ نیند میں بسر کرتے ہیں۔

اس عالم میں جزا و سزا کے احوال کو عالمِ خواب پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ نیند کی حالت میں ہر انسان خواب دیکھتا ہے۔ خواب اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی۔ اچھا خواب انسان پر فرحت و تسکین کی کیفیت طاری کرتا ہے جبکہ برا خواب انسان کی طبیعت میں اضطراب و بے چینی پیدا کرتا ہے۔ اس کیفیت میں انسان کا جسم تو ساکت ہوتا ہے مگر وہ رنج و راحت کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ اس بنا پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ عالمِ برزخ میں جزا و سزا کا معاملہ اسی طرح ہو گا۔

تاہم برزخ کے لیے حالتِ نوم اور عالمِ خواب کی تعبیرات مماثلت کو بیان کرنے اور تفہیمِ مدعا کے لیے تو اختیار کی جا سکتی ہیں مگر قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عالمِ برزخ اور عالمِ خواب ایک ہی جیسے عالم ہیں۔ عالمِ برزخ میں کیفیتِ زندگی کا معاملہ بہرحال امورِ متشابہات میں سے ہے۔ اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

جا سکتا۔

۴۔ عالمِ برزخ میں مختلف انسانوں سے مختلف معاملہ

قرآنِ مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمِ برزخ میں جزا و سزا کے حوالے سے انسانوں کے مختلف طبقوں سے مختلف معاملہ ہو گا۔ ان میں سے دو طبقات کے بارے میں قرآن بہت واضح ہے۔ ایک شہدا کا طبقہ اور دوسرے رسولوں کے اتمامِ حجت کے بعد صفحۂ ہستی سے مٹا دیے جانے والے کفار کا طبقہ۔

پہلے طبقے کے بارے میں قرآنِ مجید کا واضح ارشاد ہے:

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ. (آلِ عمران ۳:۱۶۹)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں ان کو مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں روزی مل رہی ہے۔“

یعنی وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، وہ دنیا سے رخصت ہو کر اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اس کی طرف سے رزق پا کر خوش و خرم ہوں گے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دوسرے طبقے کے بارے میں بھی بہت وضاحت سے بیان ہوا ہے:

وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمَلٰٓئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ. (الانفال ۸:۵۰)

”اور اگر تم دیکھ پاتے جب فرشتے ان کفر کرنے والوں کی روحیں قبض کرتے ہیں مارتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر، اور یہ کہتے ہوئے کہ اب چکھو مزا جلنے کے عذاب کا۔“

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ. اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۟ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ. (المومن ۴۰:۴۵-۴۶)

”اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ آگ ہے جس پر صبح و شام وہ پیش کیے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت ہو گی حکم ہو گا کہ فرعون والوں کو اس سے زیادہ سخت عذاب میں داخل کرو۔“

یعنی وہ لوگ جنھیں اللہ کے رسولوں نے براہِ راست اللہ کی بندگی کی دعوت دی مگر انھوں نے اسے قبول کرنے کے بجائے جانتے بوجھتے اس کا انکار کیا اور تمام عمر پیغمبر کی مخالفت پر کمربستہ رہے۔ رسولوں کی طرف سے

اتمامِ حجت کے بعد ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور وہ نیست و نابود ہو گئے۔ وہ لوگ دنیا سے ختم ہونے کے بعد قیامت سے پہلے ہی عذاب کی کیفیت میں مبتلا ہوں گے۔

ان کے علاوہ جتنے لوگ ہیں، یعنی جو نہ تو رسولوں کی تکذیب کے جرم میں صفحۂ ہستی سے مٹائے گئے اور نہ شہادت کے منصب پر فائز ہوئے، ان کے بارے میں قرآنِ مجید خاموش ہے۔

۵۔ عذابِ آخرت سے پہلے دنیوی اور برزخی عذاب

قرآنِ مجید کا وہ مقام جس میں نہایت صراحت کے ساتھ برزخ کی زندگی کی طرف اشارہ موجود ہے وہ سورۂ توبہ کی آیت ۱۰۱ ہے۔ ارشاد فرمایا ہے:

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ؔ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ.

”اور تمھارے ارد گرد جو دیہاتی ہیں ان میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں۔ یہ اپنے نفاق میں منجھ گئے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم انھیں دو بار عذاب دیں گے۔ پھر وہ ایک عذابِ عظیم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔“

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مخاطبین کے بارے میں ایک وعید کے طور پر آئی ہے جنھوں نے پیغمبر اور اس کی دعوت کا اقرار محض اپنے اغراض و مفادات کی خاطر کیا۔ درحقیقت یہ پیغمبر کی مخالفت پر کمربستہ تھے اور درپردہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ ان لوگوں کے لیے آخرت کے عذابِ عظیم سے پہلے دو مرتبہ عذاب کا اعلان کیا گیا۔ ایک وہ عذابِ دنیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کے ان مخاطبین پر نازل ہوتا رہا ہے جو اتمامِ حجت کے بعد کفر اور سرکشی پر جمے رہے۔ اس عذاب کی تاریخ عاد، ثمود، قومِ لوط اور آلِ فرعون کے حوالے سے قرآنِ مجید میں درج ہے:

فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا

”پس ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے گرد باد کا طوفان بھیجا۔ اور ان میں سے بعض کو کڑک نے آ پکڑا اور ان میں سے بعض کو ہم نے

كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. (العنکبوت ۲۹: ۴۰)

زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والے بنے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب عرب کے مشرکین و منافقین پر یہ عذاب اہلِ ایمان کی تلواروں کے ذریعے سے نازل ہوا:

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ. (التوبہ ۹: ۱، ۵)

"ان مشرکین سے اللہ اور رسول کی طرف سے اعلانِ برأت ہے جن سے تو نے معاہدے کیے تھے... سو جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو ان مشرکین کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو۔"

دوسرا وہ عذابِ برزخ ہے جو ان پر دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اور قیامت کے واقع ہونے سے پہلے نازل ہو گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

"'سنعذبھم مرتین' (ہم انھیں دو مرتبہ عذاب دیں گے) میں ایک تو اس سزا کی طرف اشارہ ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں ان کو ملنے والی ہے۔ دوسرے اس عذاب کی طرف جس سے یہ عالمِ برزخ میں دوچار ہوں گے۔ 'ثم یردون الی عذاب عظیم' یہ عذابِ آخرت کی طرف اشارہ ہے جو سب سے زیادہ سخت ہو گا۔" (تدبرِ قرآن، ج ۳، ص ۶۳۷)

۶۔ حساب کتاب کے حوالے سے انسانوں کے تین گروہ

قرآنِ مجید کے واضح اشارات سے ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ آخرت میں حساب کتاب کے حوالے سے انسانوں کے تین گروہ ہوں گے۔

پہلا گروہ انبیا، شہدا، صدیقین اور صالحین پر مشتمل ہو گا۔ یعنی وہ لوگ جنھوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف اور صرف اپنے پروردگار کی خوش نودی کے لیے گزارا۔ ان لوگوں کا پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد علیہم السلام اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی گروہ میں شامل ہوں گے:

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا. وَمَنْ

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں

يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا. (النساء۴: ۶۸-۷۰)

گے وہی ہیں جو انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کے اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا فضل فرمایا اور کیا ہی اچھے ہیں یہ رفیق! یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کا علم کفایت کرتا ہے۔"

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ قلے وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ. (الحدید۵۷: ۱۹)

"اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر وہی لوگ اپنے رب کے ہاں صدیقوں اور شہدا کے زمرے میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کا صلہ بھی ہوگا اور ان کی روشنی بھی۔"

سورۂ نسا کی آیت کے الفاظ 'انعم اللّٰہ علیھم، (جن پر اللہ نے اپنا فضل فرمایا) سے واضح ہے کہ یوم حساب کے موقع پر انھیں حساب کتاب کے اضطراب میں ڈالے بغیر کامیابی کی سند امتیاز عطا کر کے ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جنھوں نے جانتے بوجھتے حق کا انکار کیا، اپنے پروردگار کے ساتھ سرکشی کا رویہ اختیار کیا، دنیا میں ظلم و عدوان کا بازار گرم رکھا اور اپنی تمام زندگی کو حق کی مخالفت اور باطل کی حمایت کے لیے وقف کر دیا۔ نمرود، فرعون، ابو جہل، ابو لہب اسی گروہ میں شامل ہوں گے:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ. مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ. (آل عمران۳: ۱۹۶-۱۹۷)

"اور ملک کے اندر اِن کافروں کی یہ سرگرمیاں تمھیں کسی مغالطہ میں نہ ڈالیں یہ چند دن کی چاندنی ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔"

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا. اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا. (النساء۴: ۱۶۷-۱۶۸)

"جن لوگوں نے کفر کیا اور اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے ان کو تو خدا نہ بخشنے کا ہے، اور نہ جہنم کے سوا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کو کوئی رستہ دکھانے کا ہے۔"

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ان لوگوں کے معاملے میں بھی کسی حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہو گی بلکہ وہ اپنے کفر و سرکشی کی خود گواہی دیں گے:

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوۡنَهُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا وَشَهِدُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ اَنَّهُمۡ کَانُوۡا کٰفِرِیۡنَ. قَالَ ادۡخُلُوۡا فِیۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ فِی النَّارِ.(اعراف ۷:۳۷-۳۸)

''یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے ان کو قبض کرنے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے تھے کہاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے کہ وہ تو سب ہم سے کھوئے گئے اور یہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ لاریب وہ کفر میں رہے۔ حکم ہو گا، جاؤ، پڑو دوزخ میں ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزریں۔''

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

تیسرے گروہ میں وہ لوگ شامل ہوں گے جو نہ تو اتنے نیکوکار ہوں گے کہ انبیا، شہدا اور صدیقین کی صف میں کھڑے ہو سکیں اور نہ اس سطح کے گناہ گار ہوں گے کہ انھیں سرکشوں کے گروہ میں کھڑا کیا جائے۔ ان کے اعمالِ صالح اور اعمالِ بد ملے جلے ہوں گے۔ بیشتر انسان اسی گروہ میں شامل ہوں گے۔ یہی وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے اصلاً قیامت، یومِ حساب ہو گی۔ ان کے اعمال کو تولا جائے گا جن کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا انھیں جنت کا انعام ملے گا اور جن کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا انھیں دوزخ کی سزا ہو گی:

فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ. فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ. وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ. فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ.(القارعۃ ۱۰۱:۶-۹)

''پھر جس کے پلڑے بھاری ہوئے، وہ دل پسند عیش میں ہو گا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے اس کا ٹھکانا گہری کھائی ہے۔''

قرآنِ مجید نے سورۂ توبہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین میں سے ان تینوں گروہوں کو نمایاں کر دیا ہے:

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ

''اور مہاجرین وانصار میں سے جو سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہیں، اور پھر جن لوگوں نے خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے، اللہ ان سے

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ.

راضی ہوا اور وہ ان سے راضی ہوئے۔ اور اس نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور بڑی کامیابی یہی ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ.

اور تمھارے ارد گرد جو دیہاتی ہیں ان میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں۔ یہ اپنے نفاق میں منجھ گئے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم انھیں دو بار عذاب دیں گے۔ پھر وہ ایک عذابِ عظیم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(۹: ۱۰۰-۱۰۲)

اور کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے، انھوں نے کچھ نیکیاں کچھ بدیاں ساتھ ہی دونوں کمائی ہیں۔ امید ہے کہ اللہ ان پر رحمت کی نظر کرے۔ اللہ غفور رحیم ہے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مندرجہ بالا استدلال کی روشنی میں برزخ کے بارے میں ہمارے نقطۂ نظر کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ برزخ انسان کی موت اور قیامت کی درمیانی کیفیت کی تعبیر ہے۔ انسان مرنے کے بعد قیامت تک اسی عالم میں رہے گا۔

۲۔ اس عالم میں انسانی زندگی کی کیفیت دنیوی اور اخروی زندگی سے مختلف ہو گی۔

۳۔ اس عالم میں انسان کے احساسات، کیفیات اور احوال کے بارے میں ہم حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ معاملہ امورِ متشابہات میں سے ہے۔ تفہیم مدعا کے لیے اسے عالمِ خواب کے مماثل قرار دیا جا سکتا ہے۔

۴۔ برزخ میں شہدا، انبیا، صدیقین اور صالحین اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور خوش حال ہوں گے۔

۵۔ اس عالم میں رسولوں کے منکرین کو ان کا ٹھکانا صبح و شام دکھایا جائے گا اور اس طرح وہ عذاب کی کیفیت

سے دوچار رہیں گے۔

۶۔ باقی انسان اپنے اعمال کے لحاظ سے اچھی یا بری کیفیت میں ہوں گے۔

۷۔ قیامت کے روز تمام انسان عالمِ برزخ سے نکلیں گے اور جسمانی وجود کے ساتھ زندہ و بیدار ہو کر جزا و سزا کے لیے پیش ہوں گے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com